آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے (شمائل مبارک)

مولانا حذیفہ وستانوی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو نہایت واضح کلام فرماتے' یہاں تک کہ پاس بیٹھنے والا اس کو یاد کر لیتا اور بات کو تین دفعہ فرماتے تا کہ پورے طور پر سمجھ میں آجائے، زبان مبارک کو محفوظ رکھتے، بلا حاجت کلام نہ کرتے اور کلام فرماتے تو جوامع الکلم فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام فصل ہوتا تھا، جس میں نہ مقصود سے زیادتی ہوتی نہ کمی، کبھی بطور مثال کے کوئی شعر بھی پڑھتے، یہ شعر بھی پڑھتے:

"وَيأْتِيكَ بِالأَخبارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ"

اس کے علاوہ اور بھی شعر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ کی صورت میں ہوتی تھی اور کسی عجیب چیز کی وجہ سے آپ کو ہنسی بھی آگئی اور دندان مبارک ظاہر ہو گئے، مگر کھل کھلا کر قہقہہ کی طرح آپ نہیں ہنستے تھے۔

کبھی کسی کھانے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب نہیں بیان فرمایا، رغبت ہوئی تو نوش فرما لیا، ورنہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے، نہ خوان پر تناول فرماتے تھے، کسی مباح (جائز) چیز سے بلا وجہ انکار نہ فرماتے تھے، ہدیہ استعمال فرماتے، اس کی مکافات (بدلہ دینا) فرماتے، صدقہ استعمال نہیں فرماتے تھے، کھانے پینے میں کوئی خاص اہتمام نہیں فرماتے تھے، جو مل جاتا تناول فرما لیتے، کھجور مل جاتی وہی کھا لیتے، روٹی ملتی، گوشت ملتا، وہی تناول فرما لیتے، دودھ ملتا تو اسی پر اکتفا فرما لیتے، چپاتی تو وفات تک استعمال نہیں فرمائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے

اور جو کی روٹی بھی سیر ہو کر تناول نہیں فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر مہینہ دو مہینہ کا عرصہ گذر جاتا اور آپ کے کسی گھر میں آگ تک جلنے کی نوبت نہ آتی، ان کا گذر کھجور اور پانی پر تھا۔

بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے، حالانکہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا فرمائیں، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو دریافت فرماتے کہ: ''کچھ کھانے کو ہے؟'' وہ عرض کرتیں کہ: کچھ نہیں، تو آپ فرماتے کہ: ''اچھا میرا روزہ ہے'' ایک روز تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو ایک ہدیہ آیا ہے، آپ نے فرمایا کہ: ''کیا ہے؟'' عرض کی کہ حَیْس (کھجور، ستو، اور گھی سے تیار شدہ ایک قسم کا کھانا) ہے، ارشاد فرمایا کہ: ''میں نے تو روزہ کی نیت کر لی تھی''، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی سرکہ سے بھی تناول فرمائی اور فرمایا: ''سرکہ بڑا اچھا سالن ہے''۔ آپ نے مرغی اور تیتر کا گوشت بھی تناول فرمایا، لوکی رغبت سے کھاتے تھے، بکری کا بونگ (بکری کے دست کا گوشت) کا گوشت بھی مرغوب تھا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: ''بہترین گوشت، کمر کا گوشت ہے''۔ ارشاد فرمایا کہ: ''روغن زیتون کھاؤ اور اسے مالش میں بھی استعمال کرو۔ یہ شجرۂ مبارکہ سے نکلا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن بھی مرغوب تھی، آپ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے اور ان کو چاٹ بھی لیتے۔

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا زوجہ ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور ابن عباس اور ابن جعفر (رضی اللہ عنہم) ان کے پاس آئے اور فرمائش کی کہ: ہمارے لیے ایسا کھانا تیار کرو جو حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کومرغوب تھااورخوش ہوکراسے نوش فرمایا کرتے تھے، وہ کہنے لگیں کہ: بیٹھو! وہ کھانا آج ہمیں مرغوب نہیں۔انہوں نے کہا کہ: نہیں،ضرور تیار کرو، چناں چہ وہ اٹھیں اور جو پیس کر ہانڈی میں ڈال دیے اوراوپر سے کچھ روغن زیتون ڈال دیا اور سیاہ مرچ اور لونگ کوٹ کراس پر چھڑک دی اور سامنے لاکر رکھ دیا،اور کہا: یہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھا اور خوش ہو کر نوش فرمایا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی خشک کھجور سے نوش فرمائی اور فرمایا: ''یہ(یعنی کھجور)اس کا سالن ہے'' اورتربوز ترکھجور سے اورککڑی ترکھجور سے اور چھوارہ مکھن سے تناول فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی وشہد مرغوب تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی بیٹھ کر پیا کرتے اور بعض دفعہ کھڑے ہوکر پیا اور آپ پینے کے درمیان پانی کے برتن کو تین بار منہ سے جدا کر کے سانس لیتے اور جب چاہتے کہ بچا ہوا پانی صحابہ کو عنایت فرمادیں، تو اپنی داہنی جانب سے ابتدا فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور ارشاد فرمایا: ''جب اللہ کسی کو کوئی کھانا عطا فرماوے تو اس طرح دعا فرمائے:''اللھم بارك لنافيه واطعمنا خيرا منه'' اور جس کو اللہ تعالی دودھ پلائے وہ اس طرح دعا کرے:''اللھم بارك لنا فيه وزدنا منه'' اور فرمایا کہ:''دودھ کے علاوہ کوئی چیز کھانے اور پینے دونوں کے قائم مقام نہیں ہوتی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا لباس بھی استعمال فرماتے اور پیوند لگی ہوئی جوتی بھی پہن لیتے تھے، لباس میں کوئی خاص اہتمام نہیں فرماتے تھے، جو مل جاتا پہن لیتے ،کبھی پرانی چھوٹی چادر،کبھی یمانی سبزسرخ چادر،کبھی صوف کا جبہ،سِبْتِی (سبتی جوتہ: بغیر بالوں کے چمڑے کا جوتہ) جوتہ پہنتے تھے اور اسی میں وضو بھی کرلیتے ، پہلا وہ شخص جس نے جوتے میں گرہ لگائی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں، یمنی چادر آپ کو زیادہ پسند تھی، جس میں سفیدی وسرخی ہوتی تھی، کپڑوں میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا استعمال فرماتے تو وہ یہ ہے: عمامہ یا کرتہ یا چادراور یہ دعا پڑھتے:" اللهم لك الحمد كما البسته، اسألك خيره و خير ما صنع له، وأعوذ بك من شره و شر ما صنع له "۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوسبز دھاری کا کپڑا بھی پسند تھا، آپ کو یہ بات بھی پسند تھی کہ آپ کے کرتہ کی گھنڈی (گریبان کا بٹن) کھلی رہے، کبھی محض صوف کا کمبل آپ نے اوڑھا اوراس میں نماز پڑھی اور لنگی باندھ کر بغیر کسی دوسرے کپڑے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لنگی اس طرح باندھی کہ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان باندھ لیے۔

عمامہ کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی بھی پہنتے اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے بغیر عمامہ کے اور کبھی صرف عمامہ استعمال کرتے بغیر ٹوپی کے۔لڑائی کے موقعہ پر کانوں والی ٹوپی استعمال فرماتے، کبھی اس ٹوپی کو اتار کر سامنے رکھتے اور سترہ بنا کر نماز پڑھتے' کبھی بلا ٹوپی، بلا عمامہ، بلا چادر پیدل چل کر مدینہ منورہ کے آخری حصہ تک جا کر بیماروں کی عیادت کرتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے اور شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے تھے' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ باندھا اوراس کا شملہ میرے کندھوں پر چھوڑا اور فرمایا کہ ''عمامہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فرق کرنے والا ہے''۔ جمعہ کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے اور سرخ دھاری والی چادر اوڑھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنتے اوراس کا نگ بھی چاندی کا تھا، اس کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا، یہ انگوٹھی داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں ہوتی تھی، کبھی بائیں ہاتھ میں بھی پہنتے تھے، اس کا نگ

ہتھیلی کی طرف ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش بو مرغوب تھی، بدبو سے نفرت تھی، فرمایا کرتے تھے کہ: ''اللہ تعالی نے میری لذت عورتوں اور خوش بو میں رکھ دی ہے اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنادی''۔ غالیہ اور مشک کی خوش بو استعمال فرمایا کرتے، حتی کہ اس کی چمک سر مبارک میں مانگ کی جگہ محسوس ہوا کرتی تھی، عود بھی سلگایا کرتے اور اس پر کافور بھی ڈالتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شبِ تاریک میں خوش بو کی مہک کی وجہ سے پہچان لیے جاتے تھے۔

اِثمد کا سرمہ استعمال فرمایا کرتے تھے، ہر شب تین تین سلائی ہر آنکھ میں لگاتے، کبھی تین داہنی آنکھ میں اور دو بائیں میں، روزہ کی حالت میں بھی سرمہ لگایا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''اثمد کا سرمہ لگایا کرو، وہ بینائی کو جِلا دیتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے''۔ سر اور ریش مبارک میں تیل کثرت سے لگاتے اور کنگھا تیسرے روز کرتے، کنگھا کرنے، جوتا پہننے، وضوء کرنے، بل کہ تمام کام داہنی جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے۔

آئینہ بھی دیکھا کرتے، کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں پیالہ میں پانی رکھا ہوتا تو اس میں دیکھ کر بالوں کو درست فرما لیتے۔ سفر میں یہ چیزیں ہمیشہ ساتھ رہتی تھیں: تیل کی شیشی، سرمہ دانی، آئینہ، کنگھا، قینچی، مسواک، سوئی، تاگہ۔ اپنے کپڑے بھی سی لیتے اور اپنی جوتی بھی گانٹھ لیتے۔ اراک کی مسواک کرتے، جب نیند سے اٹھتے تو دہن مبارک کو مسواک سے صاف کرتے، رات میں تین مرتبہ مسواک کرتے، سونے سے پہلے، سوکر اٹھ کر، نماز فجر کے لیے نکلتے وقت۔

دونوں کندھوں کے درمیان (اور گردن کی دونوں جانب) دو رگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے بھی لگوائے (فاسد خون نکلوانا)، بحالتِ احرام پشت پر موضع مَلَل (مدینہ طیبہ سے 28 میل دور مکہ معظّمہ

کے راستہ پر ایک جگہ) میں بھی پچھنے لگوائے ہیں۔17، 19، 21 تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی بھی فرمایا کرتے تھے، مگر بات سچی ہی فرمایا کرتے ایک روز ام سلیم کے پاس تشریف لائے، ان کا ایک بیٹا ابوطلحہ سے تھا، اس کا نغیر (نُغیر، ایک قسم کا چھوٹا پرندہ) مر گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا أباعمير! مافعل النغير؟ اے ابوعمیر! کیا ہوا تمہارا نُغیر؟

ایک عورت خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ: یارسول اللہ مجھے سواری کے لیے ایک اونٹ دے دیجیے، فرمایا کہ: ''اونٹنی کا بچہ تجھ کو سواری کے لیے دوں گا''۔ اس نے کہا کہ: وہ تو مجھے اٹھا بھی نہیں سکے گا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ: ''میں تجھے سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ ہی دوں گا''۔ پھر لوگوں نے اسے سمجھایا کہ ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔

ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ: حضور! میرا خاوند بیمار ہے اور آپ کی زیارت کو تڑپ رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''تیرا شوہر وہی ہے نا، جس کی آنکھ میں سفیدی ہے!''۔ عورت واپس آئی اور شوہر کی آنکھ کھول کر دیکھنے لگی، شوہر نے پوچھا: کیا دیکھتی ہے؟ اس نے کہا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے شوہر کی آنکھ میں سفیدی ہے، اس پر شوہر نے کہا کہ: ناس گئی! سفیدی تو سب کی آنکھ میں ہوتی ہے۔

ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں بھیجے، ارشاد فرمایا: ''اے امّ فلاں! جنت بوڑھی عورتوں کی جگہ نہیں، وہاں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی۔'' وہ عورت روتی ہوئی واپس ہونے لگی، تو ارشاد فرمایا کہ: ''اسے کہہ دو، یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی، اللہ پاک نے فرمایا کہ: ہم نے ان کو نئی پیدائش عطا کی اور ان کو کنواری محبوبہ ہم عمر بنا دیا ہے اصحاب یمین کے لیے''۔ (سورہ واقعہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دفعہ دوڑی تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی، ایک عرصے بعد دوبارہ ہم دونوں میں دوڑ کا مقابلہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر مار کر فرمایا کہ: ''یہ اس دن کا بدل ہوگیا''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لائے ایک شخص کی پشت کی طرف سے، جس کا نام زاہر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت فرماتے تھے، آپ نے دونوں ہاتھ اس کی دونوں آنکھوں پر رکھ دیے اور اس نے نہیں پہچانا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی ہے جو اس غلام کو خرید لے؟'' وہ اپنی کمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملانے لگا اور کہنے لگا کہ: حضور! آپ مجھے نکما (سستا اور کم قیمت) پائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''لیکن تو اپنے خدا کے نزدیک تو نکما نہیں ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کو بچوں کے ساتھ گلی میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر ادھر بھاگنے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہنساتے رہے، یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا اور ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا، دوسرا ان کے سر کے اوپر۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ پاس تشریف لے جاتے اور لڑکیاں ان کے پاس کھیلتی ہوتیں، جب وہ آپ کو دیکھتیں تو ادھر ادھر متفرق (جدا جدا ہو جاتیں) ہو جاتیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو گھیر کر ان کے پاس بھیجتے۔

ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیل رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''عائشہ کیا ہے؟'' کہنے لگیں کہ: یہ حضرت سلیمان علیہ السّلام بن داود علیہ السّلام کا گھوڑا ہے، آپ کو ہنسی آگئی اور دروازہ کا رُخ کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھپٹیں اور آپ کو لپٹ گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمیرا کیا بات ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں،

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی میری اگلی پچھلی سب خطائیں معاف فرما دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اس طرح کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور دعا کی: "اللھم اغفر لعائشة بنت أبی بکر مغفرة ظاهرة و باطنة لا تغادر ذنبا و لا تکسب بعدها خطیة و لا اثما" اور ارشاد فرمایا: ''عائشہ خوش ہوگئی؟'' عرض کیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اس پاک ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، میں نے اس دعا کے ساتھ تجھے خاص نہیں کیا اپنی امت میں سے، بل کہ میری تو رات دن اپنی امت کے لیے یہ دعا ہے، گزشتہ لوگوں کے لیے بھی، موجودہ کے لیے بھی، آئندہ قیامت تک آنے والوں کے لیے بھی، میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں اور فرشتے میری دعا پر (آمین) کہتے ہیں''۔

یہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ وکریمہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین تھے، اللہ پاک نے آپ کو علم الاولین عطا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا تمام عالم میں کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔

یا اللہ! ہم دست بدعا ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے عشق کو ہمارے رگ وریشے میں سرایت کردے اور ہم آپ کے طریقے اور نام پہ اپنا سب کچھ مٹا دینے کو سعادت اور نیک بختی سمجھیں، ایسی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں اس شعر کا سچا مصداق بنا دے جو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر — سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر رضی اللہ عنہ — ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبۂ بلالی رضی اللہ عنہ

پیشکش: ابوزبیر [www_alkalam_pk@yahoo.com]